یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہل حدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. No. 352

اخبار
اہلحدیث
امرتسر ۔ پنجاب

نمبر ۳۹

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۰۷ء مطابق ۲۱۔ جمادی الثانی ۱۳۲۵ ہجری

مسیحیت کی خصوصیت

اس عنوان سے ایڈیٹر صاحب زر افشان نے ایک مضمون لکھا ہے ۔ جو ناظرین اہلحدیث کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا ہے جو درحقیقت عیسائی مذہب کے دعووں کا فوٹو ہے اسلئے ناظرین اسے بغور پڑھیں ۔ بعد اسکے جواب بھی غور سے دیکھیں مضمون مذکورہ یہ ہے ۔

مسیحیت کی وہ خصوصیت جو اس کو دیگر مذاہب سے مختص کرتی ہے ۔ وہ یہ ہے کہ یہی ایک مذہب ہے جسمیں طاقت ہو کہ انسان کو از سر نو زندہ کرے ۔ گناہ کی مزدوری موت ہے گناہ کے ارتکاب سے انسان نے خدا کیطرف سے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور خدا نے اپنی حضوری اس میں سے ہٹالی ہے ۔ اگر انسان جیتا ہے تو نفسانی اور دنیاوی آنائش میں مبتلا ہو کر جیتا ہے ۔ اس کا کھانا پینا سب نفس کے متعلق ہوتا ہے ۔ کیونکہ دنیا کی طرف اُس کا رخ ہے اور دنیا ہی اُس کا کھانا پینا ہے ۔ اس صورت میں تو ہ جو مسلمانوں اور ہندوؤں کا زبانزد ہے ۔ کچھ معنی نہیں رکھتی ۔ اپنی اصلاح کرنی تو یہ نہیں ہے ۔ اصلاح ارادوں سے ہوتی ہے ۔ لیکن جہاں ہماری روحانی زندگی میں موت واقع ہوئی ہے وہاں ہمارا ارادہ کس کام کا ہے ۔ ہمکو نئی پیدائش کی ضرورت ہے ۔ اور ہماری توبہ کے یہ معنے ہیں کہ ہم دنیا کیطرف سے پھر جائیں اور ہمارا رخ خدا کیطرف ہو جاوے اور ہمارا کھانا پینا آئندہ وہی ہو ۔ مسیح کا یہ دعوی کرنا کہ میں ہی ایک نجات دہندہ ہوں اور کہ زمین و آسمان پر اسکو کوئی نام نہیں دیا گیا کہ جسکی طفیل نجات حاصل ہو ۔ یہ دعوی اسبات پر مبنی ہے کہ خداوند وہ طاقت عطا فرماتا ہے ۔ جس سے انسان خدا پسند نیکی کر سکے اور یہی مسیحی مذہب کی فضیلت ہے اخلاقی تعلیم تو دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہے اور اسکی نسبت مسیحیت انکار نہیں کرتی ۔ کیونکہ اُس کا قول ہے کہ دیگر لوگ الہام نہ رکھکر بھی خدا کی شریعت کی شہادت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ۔ اس لئے اگر دیگر مذاہب میں اخلاقی تعلیم کے متعلق بہت کچھ مسیحیت کے ساتھ مشابہ ہے ۔ تو اعتراف کرنے سے ہمکو کسی طرح کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ اس اقرار سے ہم دیگر مذاہب کے نزدیک آجاتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک ۔ لیکن مسیح کا یہ دعوی کہ مذہب میں ہی خاص ہادی اور رہنما ہوں ۔ اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ وہ ہمکو نیک تعلیم دیتا ہو یا کہ

مرقع قادیانی بابت یکم اگست ۱۹۰۷ء شائع ہوچکا ہے ۔ ۱/ کے ٹکٹ بھیجکر نمونہ منگوا سکتے ہیں ۔ قیمت سالانہ ۱۱/

ahmadimuslim.de

اسکی اخلاقی تعلیم دوسرے گرد و نواح اور بزرگون سے بڑھکر ہے گو اس مین
بھی شک نہین ہے کہ اسکی تعلیم واقعی دوسرون پر ترجیح رکھتی ہے
لیکن اس نے ایک کام کیا ہے جو کہ دوسرے رشی منیون یا پیغمبرون نے
نہین کیا اور وہ یہ ہے کہ جو اُس نے کہا اسپر وہ خود کاربند ہوا۔ اور
علاوہ اس کے وہ یہ بھی کرنے کو آمادہ ہے کہ اپنے شاگردون کو بھی
طاقت عطا فرماوے۔ کہ وہ بھی اُسکی سی زندگی بسر کرین یہ امر مسلمہ
ہے کہ اقوام جاہلی کو جانتے تو اچھی طرح سے ہین۔ لیکن اُسپر عمل
نہین کرتے سو کرسٹ فلاسفر کا یہ قول بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ عام تجربہ ہے کہ
نیکی کیا ہے؟ "اس کو مین خوب جانتا تو ہون اور اُسکو پسند بھی کرتا ہون
لیکن کچھ بدی ہی کرتا ہون۔" یہی وجہ ہے کہ دیگر مذاہب کے
پیروان مذاہب کے فضائل تو بیان کرتے ہین۔ لیکن اُن پر کاربند
نہین ہو سکتے۔ ان مذاہب کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ ہان ظاہری فرائض
پر تو کاربند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سہل ہے بلکہ ادا کرتے ہین لیکن خدا کو دل و
جان سے پیار کرنا اور ہمسایہ کو اپنے جیسا جاننا اسپر وہ کاربند نہین
ہوتے سمجھے کیا کرنا چاہئے اسکے متعلق تو شرع ہو باقی ہے کہ
روزہ رکھنا۔ زکوۃ دینا۔ پنجوقتہ نماز پڑھنا بڑا پار کرتی ہے۔ لیکن
مجھکو ہر نیکی کیا چاہئے اس پر کاربند نہین ہوا جاتا ہے لیکن مسیحیت
کی یہی خصوصیت ہے کہ مسیح خداوند نہ صرف اخلاقی تعلیم دیتا ہے
کہ انسان کو کس قسم کی زندگی بسر کرنا چاہئے۔ بلکہ انسانی جامہ پہنکر
وہ خود اخلاقی زندگی کا نمونہ بنکر دکھلاتا ہے اور وہ اپنے پیروؤن کو بھی طاقت
عنایت کرتا ہے کہ وہ بھی وہی زندگی بسر کرین۔ ہان ابتدا مین اسکا
پیرو ٹھوکرین کھاتا ہے۔ اور اسکی زندگی نامکمل ہوتی ہے لیکن
رفتہ رفتہ وہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہ ایک صحیح شہادت ہے اور جو تجربہ پر
مبنی ہے کہ غیر اقوام مین انسان تہذیب اور اخلاق دونون مین گرتا ہی
گیا ہے۔ اور مسیحی ملکون مین انسان ترقی ہی کرتا گیا ہے نہ صرف انکی
زندگی کا پیمانہ اعلی ہوتا گیا ہے۔ بلکہ سوسائٹی کے طریقے اور خیالات
بھی اعلی اور پاک ہوتے گئے ہین۔ یہی ایک مذہب ہے۔ جسکو قدرتی
کا مذہب کہنا چاہئے۔ کیونکہ اسمین یہ **طاقت** ہے کہ گری ہوئی انسان
کو چلا سکے اور اٹھا سکے اسکے لئے مسیحی شہادت موجود ہی ہزارہا ایسے
ہو گئے ہین جو شیطان کے فرزندیت سے نکلکر خدا کی فرزندیت مین
ہو گئے۔ ہم یہ مان سکتے ہین کہ بہت ایسے بھی عیسائی ہین۔ جو مسیحی
مذہب کے اصول پر نہین چلتے۔ لیکن پھر بھی ان کی عام زندگی
تہذیب اور اخلاق کے لحاظ سے دوسرون سے اچھی ہوتی ہے۔

(اخبار نور افشان - ۱۱ - جولائی ۱۹۰۷ء)

جواب:- اس مضمون مین جہان کہنے کے ہین وہ قابل غور ہین۔ اس
سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مسیح اور مسیحی مذہب اپنے پیرو کو ایک روحانی طاقت
بخشتا ہے جو دوسرے مذہب مین نہین۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر یہ دعوے
واقعی ہے اپنے اندر ثبوت بھی رکھتا۔ بجائیکہ ہم انجیلون مین دیکھتے ہین کہ مسیح کے
پہلے پیروؤن مین ایسے بھی تھے۔ جنہون نے خود حضرت ممدوح کو چند پیسون
کے لالچ مین پکڑوا دیا اور صبح ہونے سے پہلے پہلے تین دفعہ ان پر لعنت
کی۔ ادہر ہم دیکھتے ہین کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول پیروؤن
کا نمونہ ہمکو ایک ایسا راستی اور جان نثاری کا ملتا ہے کہ کسی نبی کے پیروؤن
مین نہین ملتا۔ حضور پر تمام عمر مین بڑی مصیبت اور حضور کے خادمون کی آزمائش
کا وقت ہجرت کی رات کا تہا۔ یعنے جسوقت حضور نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو
کوچ فرمایا تہا۔ اسوقت حضور کے ایک خادم نے یہ جان نثاری کی کہ حضور کے
باہر جانے کے وقت آپ کے بستر پر خود لیٹ گیا کہ مخالفین محاصرین اگر اندر
آئین تو بیشک میرا کام تمام کر دین۔ مگر حضور کی ذات پر آنچ نہ آئے دوسرے خادم
نے یہ جرأت دکہائی کہ حضور کو لیکر نکل گیا اور باہر غار ثور مین کئی دنون تک
چھپے رہے۔ مگر جان نثار کے استقلال کی یہ حد کہ مجال نہین کوئی خبر تک ہو
حالانکہ کہانا اسی کے گہر سے آتا رہا۔ پہر اسی غار سے نکلکر دو سو میل سے
زیادہ کا سفر مدینہ تک طے کیا مگر مجال نہین کوئی خیانت یا نیت بد پیدا ہو۔ حالانکہ
اسی جان نثار کے چھوٹے چھوٹے بچے مکہ معظمہ مین موجود تھے۔ جنکی نسبت بہت
کچھ تفکرات ہو سکتے تھے۔ مگر اس جان نثار خادم نے ذرہ بہر پرواہ نہ کی اور یہ کہتا
ہوا آیا

دل لیا ہے تو جان بھی لیلو + ہم سے بیدل رہا نہین جاتا

تمام اپنے گہر بار بال بچون کو لات مار کر اپنے ہادی برحق کا ساتھ دیا کیا اڈیٹر
صاحب اس کی کوئی مثال عیسائی تاریخ مین بتا سکتے ہین +
اس تقریر مین تو پیروان مقابلہ ہے تاکہ ہم آپکے مذہب کا مذہب سے مقابلہ سنائین

الہامی کتاب - قرآن شریف اور دیگر الہامی کتب ... مسلمان اور آریہ ... قرآن شریف کی فضیلت ... قیمت ۱۰/

مگر شاید آپکی طرح کہ صرف زبانی دعوی بلکہ بحوالہ آیات۔ غور سے سُنیئے!

قرآن مجید کا تو اصل مطلب اور اعلیٰ مقصد ہی یہ ہے کہ بندوں کو خدا سے ملایا جائے۔ دیکھئے کیا ہی لطیف پیرائے میں ارشاد ہے:

قل ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لاشریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین (پارہ ۸ ع ۶)

اے نبی تو کہہ دے کہ میری نماز اور قربانی بلکہ جینا اور مرنا سب کچھ اللہ رب العلمین کے لئے ہے جسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہے اور میں اُس کے فرمانبرداروں سے پہلا ہوں۔

ایک موقعہ پر ارشاد ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا (پارہ ۲۹ ع ۱۳)

یعنی تم اللہ کا نام یاد کیا کرو۔ اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو وہ مشرق اور مغرب کا پروردگار ہے اوسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس تم اُسی کو اپنا کارساز بناؤ گے۔

ایک مقام پر ہادی اسلام کی طاقت کا اظہار ہے کہ

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (پ ع)

یعنے نبی ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور اپنی صحبت سے نیک اثر سے پاک کرتا ہے اس دعوی کو نہ صرف زبان تک رکھا بلکہ کرکے بھی دکھا دیا جسکے لئے عرب کی پہلی اور پچھلی زندگی کا مقابلہ زندہ ثبوت ہے جسکی نسبت یہ کہنا غیر موزون نہیں کہ سے

وحوش اور بہائم کو انسان بنایا ✤ گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

مسیح کی شان میں تو ہم کچھ کہہ نہیں سکتے۔ وہ بیشک برگزیدہ نبی تھے لیکن اتنا کہتے ہیں کہ اونکی نسبت جو اعتقاد عیسائیوں نے لگا رکھے ہیں۔ یہ نہ انہوں نے سکھائے نہ انہوں نے رکھے۔

خدا کی محبت کی نسبت قرآن مجید میں جو ذکر ہے اُس سے بڑھکر تو کیا اوسکو برابر بھی کسی کتاب میں نہیں۔ غور سے سُنیئے!

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ (پ ۲ ع)

یعنے بعضے لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوائے اور لوگوں کو شریک بناتے ہیں۔ یعنی خدا کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ اس شرک کا بیان یوں فرمایا کہ اُنسے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے چاہئے یعنے اللہ کے برابر کسی کی محبت کرنا قرآن کے محاورہ میں شرک ہے۔ پھر اسی کے ساتھ ہی اصل توحید کیطرف اشارہ کرکے یوں فرمایا:۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

یعنے جو لوگ ایماندار ہیں وہ اللہ ہی کی محبت میں سب سے زیادہ مضبوط ہیں اس آیت قرآنی میں خاص لطیف نکتہ یہ ہے کہ اس میں خدا کی محبت کرنے کو کسی امر کے صیغہ سے بیان نہیں کیا کہ تم سارے زور سے اللہ کی محبت کرو۔ جیسا کہ انجیل میں ہے نہیں بلکہ اس میں جملہ اسمیہ کے طور پر بیان ہے۔ جس میں صیغہ امر سے بہت زیادہ مبالغہ ہے۔ کیونکہ امر کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن ہر ایک امر کی خلاف ورزی موجب کفر نہیں ہے اسلئے امر کے صیغہ میں یہ زور نہیں جو جملہ اسمیہ میں ہے۔ کیونکہ اس کا مفاد تو یہ ہے کہ ایماندار وہی ہے جسکو اللہ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔ اگر ایسا نہیں تو اُس میں ایمان ہی نہیں۔ اسکی مثال یہ ہے کہ سکول کا ماسٹر اپنے شاگردوں کو تاکید سے کہے کہ خوب دل لگا کر سبق یاد کرو ایک مضمون تو یہ ہے۔ مگر ایک یہ بھی ہے کہ بورڈ پر لکھوا دے کہ طالب علم وہی ہے جو سبق یاد کرے پہلے حکم میں یہ زور نہیں جو دوسرے میں ہے غالباً لٹریچر سے واقف آدمی کو اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ پہلا حکم ایک معمولی ہے دوسرا حکم بہت زوردار ہے۔ پس ثابت ہوا کہ جن عیسائیوں (مثل مصنف عدم ضرورت قرآن) نے یہ دعوی کیا ہے کہ قرآن مجید میں خدا سے محبت رکھنے کا حکم نہیں۔ وہ قرآن کو نہیں سمجھے سے

اے بکا نہ عالم درویشاں را ✤ تو چہ دانی کہ چہ سودا ست ایشاں را

ہاں بغیر قرآن اپنے پیغمبر ایسا عامل ہے کہ قرآن مجید بلا کھٹکا کہتا ہے:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یعنی تمہارے لئے اللہ کا رسول عمدہ نمونہ ہے۔ اسی نمونہ کے مطابق تم کام کرو)

پھر بھی خوب کہی کہ غیر اقوام میں انسان تہذیب اور اخلاق دونوں میں گرتا ہی گیا اور مسیحی ملکوں میں انسان ترقی ہی کرتا گیا۔ اس فقرے نے تو اڈیٹر صاحب کی نسبت ہمارے نیک گمان کو صدمہ پہنچایا معلوم ہوتا ہے یا تو وہ تہذیب اور اخلاق کے معنے نہیں جانتے۔ یا دانستہ غلط بحث کرتے ہیں۔ مہربان من! آپکی ساری تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ انسان کے لئے اعلیٰ معراج یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کا ہو کر رہے۔ پس اس تعریف کے مطابق آپ انصاف سے بتلا سکتے ہیں کہ آج عیسائی ممالک میں یہ وصف ہے؟ عام طور پر خدا ہی کو جواب ہے

شراب نوشی - زناکاری کی حد نہیں - دغابازی کوئی عیب نہیں - حق تلفی کوئی بڑا کام نہیں - مین چاہتا تہا کہ آپ کو یہان بیٹھے ہی یورپ کی ذرا سیاحت کروانا مگر مین جانتا ہون - کہ آپ خود بھی اس سے منکر نہونگے - اسلئے سردست آپ کو تکلیف نہین دیتا - پہر یہ بھی دیکھنا ہے کہ مسیحی ممالک نے جو ترقی کی ہے یہ عیسائی مذہب کو ساتہہ لیکر کی ہے یا اُسے چھوڑ کر - جناب من! ہم تے تو یہ دیکھنا ہو کہ مذہب کیا سکہاتا ہے یہ نہین دیکھنا کہ مذہب والے کیا کرتے ہین آپ اپنا مین تاریخ کو مٹا نہین سکتے - تاریخ شہادت دیتی ہے کہ مسلمانون نے جو ترقی کی تھی - وہ اسلام کو رہنما بنا کر اپنے ساتہہ لیکر کی تھی - یہی وجہ ہے کہ مسلمانون کی ترقی کے ساتہہ ساتہہ اسلام کی ترقی بہی نظر آتی ہے - یہی باعث ہے کہ مسلمانون کا پہلا طبقہ جیسا کہ اسلامی پابندی پر مضبوط تہا - ترقی مین بھی اعلے معراج پر پہونچا تہا - لیکن جونہی انہون نے اسلام کو چھوڑا - یا جسقدر اوسکی تعلیم کو چھوڑا اُسیقدر تنزل ان کا ہوا - برخلاف اسکے عیسائیون کا پہلا طبقہ مسلمانون کے پچھلے طبقہ سے مشابہ ہے - یعنے تیسری چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیون کی حالت ناگفتہ بہ تھی - بڑی ذلت کی زندگی گذارتے تھے - کئی دفعہ بادشاہون کے حکم سے ان کا قتل عام ہوا - جو عیسائی ہوتا اوسکی خیر نہ ہوتی - بیچارے سر چھپاتے پہرتے جناب والا کیا یہ واقعات ہمکو سبق نہین دیتے - کہ عیسائی مذہب اپنے اندر ترقی کا قدم نہین رکھتا جو اسلام رکھتا ہے ورنہ آپکو یہ ماننا ہوگا کہ عیسائیون کے پہلے طبقون کی نسبت آجکل کے ممالک متمدنہ کے عیسائی مذہب کے زیادہ پابند ہیں اگر یہ ہے تو تاریخ عالم کو نئے سرے سے لکھنا ہوگا - کیا خوب ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے ✦ ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

مختصر یہ کہ مسیحی ممالک (یورپ) نے بیشک ترقی کی ہے مگر نہ یہ کہ عیسائی مذہب کی راہنمائی سے بلکہ مذہب کو چھوڑ کر اپنی راہنمائی سے - پس ایسی ترقی کو مذہب کے آثار سے بتانا صریح مغالطہ ہے - اگر ضرورت ہوئی - تو مسیحی ممالک کی مختصر سی کیفیت بھی دکھائی جائیگی ؎

شیشہ مے کیطرح اے ساقی ✦ چھیڑ یوست کہ بھری بیٹھے ہین

تفسیر ثنائی اردو

جلد اول قیمت ۱۲ | جلد دوم ۱۲ | جلد سوم ۱۲ | جلد چہارم ۱۲ | جلد پنجم و ششم ۱۲

چارون جلدون کو یکمشت خریدار سے للعہ محصول علاوہ

اجتہاد اور تقلید

سابق مین ہم لکھہ آئے ہین کہ فقہ کے مسائل تین قسم پر ہین ایک تو وہ ہین - جو قرآن و حدیث سے باصول مقررہ استنباط کئے جاتے ہین - جن کی مثالین سابق مین ہم دے آئے ہین - آج ہم دوسری قسم کے مسائل پر آتے ہین جنکو مسائل قیاسیہ کہتے ہین - اس قسم کے مسائل کی تسلیم پر اجماع اور سب علما کا اتفاق نہین بلکہ بعض علماء قیاسی مسائل سے منکر بھی ہین - اُن کی دلیل یہ ہو کہ خدا تعالی نے ہمارے لئے قرآن مجید مین واضح احکام نازل فرمائے ہین چنانچہ ارشاد ہے - نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ (ہم نے ایسی کتاب اتاری ہے - جو سب چیزون کو واضح بیان کرتی ہے) اور حدیث شریف مین ہے الحلال بین والحرام بین یعنے حلال اور حرام دونون واضح ہین - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احکام شرعیہ وہی ہین - جو قرآن و حدیث کے الفاظ سے سمجھے جائین اور بس علماء اصول نے اسکا جواب دیا ہے کہ احکام قیاسیہ بھی قرآن و حدیث ہی سے مستخرج ہوتے ہین چنانچہ نور الانوار مین ہے - ان القیاس کاشف معانی الکتاب یعنے قیاس موجد حکم نہین بلکہ مظہر ہے - جو بات عوام کی سمجھ سے مخفی ہوتی ہے اوسکو مجتہد قیاس سے ظاہر کر دیتا ہو - خیر اس بحث سے گذر کر ہم قیاس کی تعریف کرتے ہین - جو علماء اصول نے کی ہو نور الانوار مین ہے - تقدیر الفرع بالاصل فی الحکم والعلۃ - اصل سے مراد وہ حکم ہے - جو قرآن و حدیث مین ہو اور فرع سے مراد وہ حکم ہے - جو اوسپر قیاس کیا جائے - اسی اصل کو مقیس علیہ اور فرع کو مقیس بھی کہتے ہین - پس معنے اس تعریف کے یہ ہوئے کہ منصوص حکم یعنے جو مسئلہ قرآن و حدیث مین ہو - اوسکی علت معلوم کرکے اوسپر دوسرے مسئلہ کو قیاس کرنا یعنے اس دوسرے چیز پر بھی وہی حکم لگانا جو منصوص امر مین ہو اسکو قیاس کہتے ہین - اسکی مثال عام فہم یہ ہے کہ شراب کی حرمت جو قرآن و حدیث مین ہے اسکی علت جو معلوم کرین تو پتا لگتا ہے کہ اُس حرمت کی علت نشہ ہے پس اس علت کو اور نشہ آور چیزون مین معلوم کرکے اُن پر بھی یہی حکم جاری کیا گیا یعنے بھنگ وغیرہ منشی اشیاء پر بھی حرمت کا حکم ثابت ہو گیا یہ ایک فرضی مثال ہے ورنہ قیاس کے لئے شرط ہے کہ فرع یعنے مقیس مین کوئی نص موجود نہو - اور بھنگ وغیرہ نشہ آور چیزون مین نص موجود ہے کل مسکر حرام (ہر نشہ آور چیز حرام ہے) قیاس کے لئے کئی ایک شرائط بھی ہین - یہ نہین کہ ہر ایک موقع بموقع

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے رسالہ کا جواب ۔ ۳/

قیاس کرنا جائز ہو۔ اُن شرائط کا ذکر بھی ضروری ہو کتب اصول میں عموماً وہ شرائط مذکور ہیں۔ نورالانوار کے متن کی عبارت یہ ہے :۔ کہ

قیاس کے لئے یہ شرط ہے کہ اصل حکم جسپر قیاس کرتا ہو اپنی جگہ کیساتھ مخصوص نہ ہوا اور یہ کہ اصل حکم بجائے خود خلاف قیاس نہ ہوا اور یہ کہ جو حکم متعدی کیا جاوے وہ شرعی حکم ہو جو اپنے موقع پر نص صریح	فشرطہ ان لا یکون الاصل مخصوصاً بحکمہ بنص آخر وان لا یکون معدولاً بہ عن القیاس۔ وان یتعدی الحکم الشرعی الثابت بالنص بعینہ الی فرع ھو نظیرہ ولا نص فیہ۔ الخ

کے ساتھ ثابت ہو۔ اور اپنی فرع کیطرف جو اوسکی نظیر ہے۔ جاری کیا جاوے جس میں کوئی اور نص نہ وارد ہوئی اور یہ بھی شرط ہے کہ اصل حکم متعدی کرنے کے بعد اپنی اصلی حالت پر بدستور رہے +

ان چاروں شرطوں میں سے پہلی کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ خزیمہ اکیلا جس امر کی شہادت دیوے وہ کافی ہے دوسرے گواہ کی اوسکے ساتھ ضرورت نہیں۔ یہ حکم چونکہ خزیمہ کے ساتھ مخصوص ہے اسلئے اوسپر قیاس کرکے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلان امام بھی چونکہ خزیمہ کیطرح راست گو متقی اور صادق القول ہے اسلئے اوسکی شہادت بھی دو کے قائم مقام ہوگی۔ نہیں دوسری شرط کی مثال یہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے۔ نماز کے اندر قہقہہ مارکر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اسپر قیاس کرکے یہ حکم نہیں نکال سکتے کہ جنازہ میں اگر ہنسے تو بھی وضو ٹوٹ جائیگا۔ کیونکہ یہ حکم (نماز کے اندر قہقہہ مارنے سے وضو ٹوٹنے کا) خود خلاف قیاس ہے اسلئے کہ وضو تو اپنے نقیض سے ٹوٹتا ہے اور قہقہہ مارنا وضو کی نقیض نہیں ہے لیکن چونکہ حدیث میں آیا ہے (حدیث صحیح نہیں ہے مگر فقہا اُسکو تسلیم کرتے ہیں) اسلئے اسکو مخاص اپنے ہی محل پر رکھینگے اور دوسری جگہ اسکو جاری نہ کرینگے +

تیسری صورت کی مثال یہ ہے کہ خمر کے نشہ کیوجہ سے کوئی شخص اسپر قیاس کرکے دیگر نشہ آور چیزوں کا نام بھی خمر رکھ لے تو یہ قیاس اصطلاحی نہ ہوگا۔ کیونکہ کسی چیز کو خمر کہنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو لغت سے تعلق رکھتا ہے +

نتیجہ۔ قیاس کی تعریف اور شرائط مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ صاف اور صریح نکلتا ہے۔ کہ جو لوگ یا رسول اللہ۔ یا نبی اللہ وغیرہ الفاظ کا کہنا جائز کہتے ہیں وہ غلط ہے۔

تفصیل اسکی یہ ہو کہ آجکل بدعت پسند لوگ عموماً اپنے مصنوعی درود میں

بصیغہ خطاب کہا کرتے ہیں صلی اللہ علیک یا رسول اللہ یا انکے مولوی اوکا میز کہتے ہیں یا رسول اللہ فریاد رس۔ یا کہتے ہیں تمہاری ذات احدی کا سہارا یا رسول اللہ۔ اور اس کے جواز پر دلیل لاتے ہیں۔ التحیات کے صیغہ خطاب کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیات میں آیا ہے۔ السلام علیک ایہا النبی ۔ یہاں پر بصیغہ خطاب آنحضرت کو سلام کہا گیا ہے اسلئے ہم بھی یا رسول اللہ کہتے ہیں۔ اسکی تقریر کا مطلب یہ ہو کہ ہم اسپر اوسکو قیاس کرتے ہیں۔ تعجب ہے۔ یہ قیاس کرنے والے دراصل مولوی صاحبان ہوتے ہیں جنکا یہ قول ہو کہ قیاس کرنا مجتہد کا کام ہے جو فلان فلان علم رکھتا ہو۔ جسکو اتنی ہزار حدیثوں پر اطلاع ہو۔ جو ناسخ منسوخ صحیح ضعیف کو جانتا ہو۔ آجکل کسکو اتنا علم ہو کہ قیاس کرسکے اسلئے تقلید واجب ہے۔ مگر کیسی جلدی خود ہی اس ساری تقریر کی تکذیب کردیتے ہیں کہ اپنے مخترعات مسائل پر خود ہی قیاس سے استدلال کرتے ہیں۔ خیر یہ تو اونکی دورنگی کا ذکر تھا۔

اب سنیئے! اصل مسئلہ کا جواب کہ فقہا نے قیاس کے لئے جو شرائط مقرر کی ہیں۔ اون میں یہ شرط بھی ہے کہ اصل مقیس علیہ خلاف قیاس نہو اور اگر خلاف قیاس ہے تو اوسکو اپنے محل ہی پر رکھینگے اور اسپر دوسری شئے کو قیاس نہ کرینگے التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کہنا خلاف قیاس ہے اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعود جو بڑے فقہاء کے صحابہ میں سے تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ہم (صحابہ) اس کو یوں پڑھتے تھے۔ السلام علی النبی۔ یعنی بجائے خطاب کے غیب کے صیغہ سے مضمون ادا کرتے تھے۔ اگر خلاف قیاس نہوتا تو صحابہ ایسے کیوں چھوڑتے۔ پس اگر ہم عبداللہ بن مسعود کی اس روایت پر عمل نہ بھی کریں یعنے السلام علی النبی نہ کہیں بلکہ السلام علیک ایہا النبی ہی پڑہیں تو بھی چونکہ یہ حکم یعنے صیغہ خطاب بجائے خود خلاف قیاس ہے اسلئے اسکو اپنے ہی محل پر رکھا جائیگا اور اسپر قیاس کرکے دوسری جگہ اسکو جاری نہ کیا جاویگا۔ ورنہ فقہا کا اصطلاحی قیاس نہ ہوگا ہاں اپنا اختراعی قیاس اس کا نام رکھیں تو اختیار ہے (باقی باقی)

اہلحدیث کانفرنس نے

اس سے پہلے ایک مضمون متعلقہ توحید کشمیری زبان میں نظم کرکے کشمیر میں شائع کیا تھا جسکی وہاں بہت ضرورت تھی اب تجویز تھی کہ ہندی ناگری میں

ahmadimuslim.de

ایک چھوٹا سا مضمون توحید ورسالت کا چھپوا کر بنارس وغیرہ اضلاع میں تقسیم کیا جاوے۔ کیونکہ اسلام کی اصل غرض تو یہ ہے کہ بندگان خدا کو خدا کی توحید بتلا کر راہ مستقیم دکھایا جاوے اسی غرض کیلئے اہلحدیث کانفرنس قائم ہوئی تھی اسلئے جس جس جگہ ظلمت شرک زیادہ پھیلائی ہوگی۔ کانفرنس کا فرض ہے کہ حسب حیثیت وہاں نور توحید پہنچاوے۔ چنانچہ اسی خیال سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ ناگری میں رسالہ شائع کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ اہلحدیث کانفرنس کا ایک بہت ذکر اکیا گیا مگر ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جماعت اہلحدیث یہ سمجھے بیٹھی ہے کہ یہ بہت ایسا مضبوط ہے کہ اس میں روح ڈالنے کی حاجت ہی نہیں۔ بغیر امداد پہنچانے یہ سب کچھ کر لیگا۔ حالانکہ دنیا کا کوئی کام بغیر مال کے چل نہیں سکتا پس جماعت اہلحدیث کو یہ سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ توحید وسنت کے شائق ہیں۔ تو اہلحدیث کانفرنس کے وجود کو باغنیمت جانیں۔ اس کے ذریعہ سے ان کے تمام شوق متعلقہ اشاعت توحید پورے ہو سکتے ہیں۔ اس کی امداد دیں۔ اسکو تجویز سمجھائیں اس کے ممبر بنیں اوروں کو ممبر بنائیں +

کانفرنس کی یہ بھی تجویز ہے کہ ایک واعظ خوش بیان مخلص کا مقرر کیا جاوے جو اسکے مقاصد کی اشاعت کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ تجویز ظہور پذیر ہوگی سردست ایک رکن اعظم (جناب مولوی محمد حسین صاحب دہلوی) کی رائے درج ذیل ہے آپ فرماتے ہیں:-

"بخدمت مخدومی مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب سکرٹری کانفرنس اہلحدیث سلمہ اللہ تعالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نامہ نوازش مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء دربارہ دریافت رائے بابت طبع رسالہ بخط ہندی ناگری جسمیں توحید ورسالت کا ذکر ہو۔ سردست ایک واعظ رکھا جاوے جو اہلحدیث کانفرنس کی اشاعت کرے ورود لایا۔ مجھکو اس نامہ عالی سے بہت ہی مسرت ہوئی اور بے انتہا خوشی کہ الحمد للہ جناب صدر انجمن صاحب وسکرٹری انجمن کو اشاعت اسلام کا خیال آیا۔ مولانا کانفرنس اہلحدیث کو کچھ کرکے دکھلانا چاہئے۔ اور ہمیشہ اسکے صدر انجمن مع سکرٹری وممبران کارکنان کی نظر اس آیت شریفہ قرآن کریم پر ہونی چاہئے:-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اور یہی اللہ کریم کا ہی حکم ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

وَالَّذِيْ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ إِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ

مولانا! بخاری شریف میں سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی اگر خدا تیرے سبب سے ایک شخص کو ہدایت کردے تو تیرے واسطے دنیا میں اس سے بہتر کوئی نعمت نہیں ہے دو قول امر میں آپکے کہنا ہے کہ آپ سب سے مقدم اس کام کو کریں کہ غیر قوم کے کانوں تک توحید ورسالت کا ذکر پہنچا دیں اللہ کریم مواخذہ سے بچا وے۔ میں اسمیں چندہ دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ لہذا مبلغ دو روپیہ× بھیجتا ہوں آپ اس صرف میں شامل فرما دیں۔"

انجمن مصلح الاخوان

کے متعلق امرتسر میں کوشش ہو رہی ہے لوگ ممبر ہونے کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔ بیرونجات سے بھی خطوط ممبری کے آئے ہیں۔ ایک صاحب پورنیہ بنگال سے لکھتے ہیں:-

مولانا! السلام علیکم۔ اہل حدیث مطبوعہ ۱۲- جولائی میں انجمن مصلح الاخوان کے انعقاد کے متعلق جناب نے جو اپنا خیال ظاہر فرمایا ہے اسے پڑھکر دلکو نہایت مسرت ہوئی۔ واقعی اسوقت ہر شہر قصبہ ودیہات میں ایسی انجمنوں کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ ہم مسلمانوں کی کوئی جگہ یا برادری ایسی نہیں۔ جہاں باہمی خانہ جنگی موجود نہ ہو۔ انشاء اللہ یہ انجمن دینی ودنیاوی دونوں قسم کی بہبودی کا باعث ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہر ایک نیک نیت مسلمان (جسکے دل میں کچھ بھی قومی ہمدردی ہوگی) اس مفید انجمن کا ممبر بننے کے علاوہ دوسرے برادران دین کو بھی اس میں شریک کرکے بحکم تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى سعادت دارین حاصل کریگا۔ خاکسار دلی اشتیاق کے ساتھ اس مبارک انجمن کا ممبر بننا چاہتا ہے امید کہ اسکے مفصل پراسپکٹس بھی بہت جلد مرتب کرکے قوم کو ممنون فرمائیگا۔ ع بر کریمان کارہا دشوار نیست

الراقم خاکسار غلام محمد از پورنیہ

اسی طرح اور احباب نے بھی شوق ظاہر کیا مگر واضح رہے کہ میری غرض اس تحریک سے یہ نہ تھی کہ بیرونی احباب کو امرتسر کی انجمن میں شامل کیا جاوے

× میرے پاس ابھی تک نہیں پہنچے شائد امین صاحب کے پاس پہنچے ہونگے (ابوالوفا)

ahmadimuslim.de

بلکہ یہ بھی اور ہے کہ جو صاحب قومی درد رکھتے ہین - وہ اپنے اپنے مقامون پر اپنے ہمخیال احباب کو جمع کر کے ایک مختصر سی انجمن اس غرض کے لئے بنالین جو مسلمانون مین وقتاً فوقتاً مصالحت کرایا کرے - ممکن ہے بعض احباب یہ خیال کرین کہ ہمارے ہان کوئی ملتا نہین اونکو چاہئے کہ اپنے خیالات عالیہ کو زمین پر نہ لائین - یعنی یہ خیال نہ کرین کہ ایک بہت بڑی انجمن مثل حمایت اسلام لاہور باقاعدہ ہونی چاہئے بلکہ اونکو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جس طرح شروع حالت مین انجمن حمایت اسلام تھی اسیطرح ہم چند ایک احباب خواہ وہ دو ہون یا چار آپس مین معاہدہ کرین اور اس کا نام انجمن مُصْلِحُ الْاِخْوَانِ رکھکر کارروائی شروع کرین اور لوگون کو ترغیب شرکت دیتے رہین - پھر دیکھین کہ کیا نتائج پیدا ہوتے ہین - خدا کی پاک کتاب کا صریح حکم ہے کہ اَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنے مسلمانون کی باہمی مصالحت کرایا کرو - کچھ شک نہین کہ جسطرح فساد کرنیوالون کو گناہ ہے اوسیطرح آن کی مصالحت کرانے پر قدرت رکھکر نہ کرانیوالون کو بھی گناہ ہے پس ہمارے احباب کوشش کرین اور دل مین جان رکھین کہ خدا کے ہان نیک کام ضائع نہین جاتا - ہمعصر اہل فقہ اور معزز وکیل وغیرہ اسلامی پرچون سے بھی اس کی تائید کی توقع ہے :-

---

آمین بالجہر

(از مولوی ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدرآباد دکن)

ناظرین پر بتمکین انصاف آگین - اخبار اہل فقہ مین تھوڑا زمانہ ہوا - آمین بالسر کا ایک شجرہ شائع ہوا تہا جسمین آمین بالسر کو ثابت کرنیکی کوشش کیگئی تھی - اس شجرہ کو شائع ہو کر ایک یا ڈیڑھ ماہ کا عرصہ ہوا ہوگا مگر میرا اسوقت تک توجہ نہ کرنا صرف چند افکارات کے باعث تہا - گو وہ افکارات ابہی تک موجود ہین اور خداوند تعالی انشاء اللہ بصداق فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا دور کردیگا - آپ لوگ بھی دعا مانگین - مگر چند احباب کی مجبوری سے اب مین اسکے رد پر آمادہ ہوا ہون - خدا مجھے اپنے مقصد مین کامیاب کرے - معزز حضرات اس شجرہ مین جو آمین بالسر کا ثبوت دیا گیا ہے وہ طبعزاد کسی مقلد کا ہے وہ اپنے اصول اور چال کے مطابق تقلید ہی سے کام لیتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ فلان خلیفہ آمین بالسر کو پسند کرتا تہا فلان صحابی آمین بالسر کو پسند کرتے تھے مگر اسکے متعلق کوئی حدیث پیش نہ کی - یعنی حدیث پیش کرنے مین تو جہر کی احادیث ہی سے اغماض کر لیا ہے افسوس ہو آن اسلام کے مدعیون پر جو اسلام کا دعوی کرتے ہین مگر کبھی کسی مسئلہ کو قرآن وحدیث سے ثابت نہین کرتے مگر فلان کے قول فلان کے طریقہ عمل کو ہیچ بین ڈالتے ہین اسلام کو مثل ہنود کے شاستر کے سمجھ گئے ہین جیسے ہنود کے دہرم شاسترون مین لکہا ہے کہ منو کا یہ قول ہے - اپاستمب اسکے خلاف کہتا ہے وغیرہ - اسی کے مطابق اسلام کے مدعیون نے خدا اور رسول کو چھوڑ کر یہ کہنے لگے ہین کہ فلان عالم نے اس طرح کیا ہے فلان نے اس طرح بیان کیا ہے مگر یہ نہین سمجھتے کہ کیسا قول حدیث وقرآن کی موجودگی مین کیسے حجت ہوگا اور یہ بھی خیال نہین کرتے کہ ایک آدھ صحابی یا کسی عالم یا خلیفہ کا خلاف ہمارے لئے کیسے حجت ہو سکیگا جیسے امام قاضی محمد ابن علی الشوکانی کی عبارت سے ظاہر ہے کہ صحابہ اور تابعین اور آن کے بعد کے اقوال حجت نہین ہوتے اور یہی مذہب جمہور کا تہا عربی عبارت یہ ہے :- واختلفوا ھل یکون حجۃ علی من بعد الصحابۃ من التابعین ومن بعدھم علی اقوال احدھا انہ لیس بحجۃ مطلقاً والیہ ذھب الجمھور الحاصل حدیث کے موجود ہوتے نہ کسی صحابی کا قول قابل حجت ہے - نہ کسی عالم کا قول - اسیطرح جب آمین بالجہر کی احادیث تمام کتب صحاح علاوہ صحاح اور مسندون مین اچھے واضح ہون تو پھر آمین بالسر کو صرف اسیوجہ سے کہ فلان صحابی نے اختیار کیا تہا - اور فلان خلیفہ کا یہی مذہب تہا - اختیار کرنا نری سفاہت ہے مین دعوے سے باور کرتا ہون کہ آمین بالسر کے متعلق کوئی واضح حدیث نہین جیسی کہ آمین بالجہر کیلئے بکثرت موجود ہین بلکہ یہ اگر کہون بجا ہے کہ آمین بالسر کیلئے حدیث ہی کوئی نہین جو کچھ کہ حدیث کو اپنی دلیل مین لاتے ہین وہ وہی حدیث ہین جو آمین بالجہر کی شان مین وارد ہین - مگر تاویلاً آمین بالسر کیطرف لیجاتے ہین - ہم آن احادیث کا ذکر ابہی انشاء اللہ کرینگے - اس مین شک نہین کہ مصنف شجرہ نے بڑی ہی محنت سے شجرہ کو تیار کیا - مگر افسوس اسکا ہے کہ اسمین واضح احادیث پیش نہ کیا اور آمین بالجہر کے متعلق لکھ مارا کہ ایک دو ہی احادیث اس باب مین ہین ایک وائل ابن حجر وغیرہ من الفہوات والخرافات اس زعم فاسد کو توڑنے کیلئے اس سے عمدہ کوئی تجویز نہین پاتا ہون - کہ آمین بالجہر کی چند احادیث منجملہ احادیث کثیرہ صحیحہ کے کتب صحاح مین سے اس مضمون میں نقل کرون اور یہ دکہاؤن کہ آمین بالجہر کی احادیث بہت ساری ہین ایک یا دو کہنا صرف تعصب ضد ہٹ سے ہے اور شجرہ مین تو ایک دو صحابہ ایک دو خلیفہ کا نام لیا گیا ہے - ہم اب اسکے مقابل امام ترمذی صاحب کتاب ترمذی

کا ایک قول نقل کرتے ہین جسمین آپ پر اچھی طرح واضح ہوگا کہ اکثر صحابہ اور اکثر تابعین کا یہی آمین بالجہر مذہب تہا۔ پہر اب صاف ظاہر ہوگیا کیونکہ کثرت اُس زمانہ کی آمین بالجہر پر ظاہر ہوتی ہے آمین بالسر کے صرف ایک یا دو ہی صحابی ہیں۔ سنو! قال الترمذی فی جامعہ۔ باب ما جاء فی التامین حدثنا بندار قال انا یحیی ابن سعید و عبد الرحمن ابن مهدی قالا انا سفیان عن سلمۃ ابن کهیل عن حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر قال سمعت النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین و قال آمین مد بها صوتہ۔ و فی الباب عن علی و ابی هریرۃ قال ابو عیسی حدیث وائل ابن حجر حدیث حسن و بہ یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی و التابعین و من بعدهم یرون ان یرفع الرجل صوتہ بالتامین ولا یخفیها و بہ یقول الشافعی و احمد و اسحاق (و روی شعبۃ هذا الحدیث عن سلمۃ ابن کهیل عن حجر ابی العنبس عن علقمۃ ابن وائل عن ابیہ ان النبی قرء غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین و خفض بها صوتہ قال ابو عیسی سمعت محمد یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی هذا و اخطا شعبۃ فی مواضع من هذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس و یکنی ابا السکن و زاد فیہ عن علقمۃ ابن وائل و لیس فیہ عن علقمۃ و انما هو حجر ابن عنبس عن وائل ابن حجر و قال خفض بها صوتہ و انما هو مد بها صوتہ۔ انتهی کلامہ)

اس عبارت مین ترمذی حدیث شعبہ پر جسمین آمین بالسر کا ذکر ہے۔ جرح کرتے ہین اور اسکو غلط ٹہیراتے ہین اور اسی عبارت سے یہ صاف ظاہر ہوگا کہ صحابہ تابعین تبع تابعین کا مذہب آمین بالجہر ہی تہا ذرا غور سے نظر ڈالئے۔

(ترجمہ) امام ترمذی رحمۃ اللہ نے اپنی جامع مین کہا ہے (باب آمین کہنے مین) روایت ہے وائل ابن حجر سے سُنا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے بعد آمین بلند آواز سے کہتے تھے اور اس باب مین اسی طرح علی اور ابو ہریرہ سے مروی ہو کہا ابو عیسی نے حدیث وائل ابن حجر کی اچھی حدیث ہے اور اسکے قائل اہل علم کے قطع نظر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین اور تبع تابعین ہین۔ اور رائے دیتے تھے کہ اپنی آمین بالجہر پڑہا اور آمین بالخفی کے مانع تھے۔ امام شافعی امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب آمین بالجہر تہا اور جو شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ ابن کہیل سے وہ حجر ابی العنبس سے وہ علقمہ ابن وائل سے وہ اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ پہر فرمایا آمین پست آواز سے (اب اس پر امام ترمذی جرح کرتے ہین) کہا ابو عیسی نے سُنا مین نے محمد ابن اسمٰعیل بخاری سید المجتہدین راس المحدثین سے کہ فرمائے حدیث سفیان کی (جسمیں آمین بالجہر کا ذکر ہے) صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے شعبہ نے اس باب مین کئی جگہ خطا کیا ہے۔ ایک تو لکھا ہے کہ عن حجر ابی العنبس۔ اور اصل مین ہے حجر ابن العنبس جسکی کنیت ابو السکن ہے نہ ابو العنبس۔ اور دوسرا زیادہ کیا ہے اس مین عن علقمۃ ابن وائل اور اصل مین عن علقمۃ نہین ہے اور جو اس مین ہے وہ یہی ہے۔ عن حجر ابن العنبس عن وائل ابن حجر۔ اور تیسرا لکھا ہے۔ آمین کہتے ہوئے حضرت نے آواز کو پست کیا۔ در اصل یہ ہے کہ حضرت نے آمین بلند آواز سے کہا (انتہی کلام امام الترمذی) اس عبارت مین آمین بالسر حدیث شعبہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ صحابی تابعین تبع تابعین احمد ابن حنبل۔ شافعی اسحق رحمہم اللہ وغیرہم کا مذہب آمین بالجہر ہی تہا۔

اب بیان سے احادیث کثیرہ صحیحہ واردہ در باب آمین بالجہر نمبر وار سنتے آئیے (۱) ترمذی کی پہلی ایک حدیث وائل بن حجر سے آمین بالجہر مین ابھی گذر چکی ہے اب دوسری حدیث ترمذی کی دوسری طرح سے ملاحظہ فرمائیے۔ باب ما جاء فی فضل التامین۔ عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (ترمذی) ترجمہ۔ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ اور جس شخص کی آمین فرشتون کی آمین سے موافق ہوگی اوسکے گناہ بخشے جاینگے۔ انتہی بعض لوگ اس حدیث کو آمین بالسر پر لیجاتے ہین یہ بالکل غلط ہے کیونکہ خود اس حدیث کے ان الفاظ سے کہ اگر امام آمین کہے تو تم بھی کہو۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آمین ایسا پکار کر سب مل کر کہین کہ فرشتون کی آمین کیساتھ ملے پہر دوسرا یہ کہ اس حدیث کو اور دوسری حدیثین واضح کردیتی ہین۔ جو ابھی آپ معلوم کرسکتے ہین۔

(۳) ابو داؤد مین دو حدیثین وائل کی ہین۔ ہم اونکو چھوڑ کر اور دو تین حدیثین نقل کرتے ہین ملاحظہ ہو۔ عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ۔ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ قال

ahmadimuslim.de

آمین حتی یسمع من یلیہا من الصف الاول - (ترجمہ) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے یہانتک کہ صف اول کے لوگ سنتے - انتہی (دوسری حدیثون مین اسکے بعد اتنا اور آیا ہے کہ حضرت کی آواز کو صف اول سنتے بعد سب کے سب آمین ملکر کہتے +

(۳) اور حدیث ابوداؤد بروائت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اسطرح ہے - عن ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا آمین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر (ترجمہ) حضرت ﷺ نے فرمایا ہے امام جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو - اسلئے کہ جس کسی کا آمین کہنا فرشتون کی آمین سے ملیگا - تو اسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشے جادینگے + (سبحان اللہ)

(۴) ابوداؤد ہی مین ہے :- حدثنی ابو مصبح المقرائی قال کنا نجلس الی ابی زہیر النمیری وکان من الصحابۃ فتحدث احسن الحدیث فاذا دعا الرجل منا بدعاء قال اختمہ بآمین فان آمین مثل الطابع علی الصحیفۃ قال ابو زہیر اخبرکم عن ذالک خرجنا مع رسول اللہ ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الحّ فی المسئلۃ فوقف النبی یستمع منہ فقال النبی اوجب ان ختم فقال رجل بای شیٔ یختم فقال بآمین فانہ ان ختم بآمین فقد اوجب فانصرف الرجل الذی سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی الرجل فقال اختم یا فلان بآمین - انتہی - مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہوا ابو زہیر نمیری صحابہ سے تھے اور یہ عمدہ حدیثین بیان کیا کرتے تھے - ایک وقت اونہون نے یہ حدیث بیان کی آدمی کو چاہئے جب دعا مانگے تو اوسکی استجابت کیلئے آمین کہے ابو زہیر نے کہا کہ ہم ایک رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نکلے تھے - پس ہم ایک شخص پر آئے جو کسی مسئلہ مین جھگڑ رہا تھا - اصرار کر رہا تہا وہان پر آنحضرت کہڑے ہوگئے اور سننے لگے واجب کرلو تو اگر ختم کرو - اُس شخص نے کہا یارسول اللہ کونسی چیز سے ختم کردین آپ نے ارشاد فرمایا ساتھ آمین کے اگر آمین کے ساتھ دعا وغیرہ ختم ہوجائیگی تو وہ دعا وغیرہ ضرور قبول کیجائیگی - اب وہ آدمی جو حضرت سے پوچھ رہا تہا واپس چلاگیا - اور ہر ایک سے کہتا تہا اے فلانے ختم کر ساتھ آمین کے - انتہی +

اس حدیث مین قطع نظر آمین کہنے کے یہ بھی بات آنحضرت ﷺ کی زبان سے معلوم ہوتی ہے کہ آمین استجابت دعا ہے نہ کہ دعا کیونکہ ختم دعا پر آمین کہنے سے دعا قبول ہوجاتی ہے - اور جو بخاری شریف مین عطاء نے آمین کو دعا کہا ہے وہ خود کی رائے ہے ×- اس حدیث صریح کے موجود ہوتے عطاء کا قول قابل حجت نہین - فافہموا ولا تعجلوا !!

(۵) ابن ماجہ مین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین (ترجمہ) علی نے کہا مینے رسول پاک کو سنا ہے کہ آپ ولا الضالین کے بعد آمین کہتے تھے

(۶) اسی ابن ماجہ مین ہے عن عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شیٔ ما حسدتکم علی السلام والتامین - (ترجمہ) عائشہ رضی اللہ آنحضرت سے روائت کرتی ہین - کہ آپنے فرمایا نہیں جلتے ہین یہود کسی چیز پر مگر سلام اور آمین کہنے پر +

(۷) اس سے واضح ابن ماجہ کی حدیث بروائت ابن عباس ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شیٔ ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین - (ترجمہ) ابن عباس نے کہا کہ آنحضرت نے فرمایا یہود کسی چیز سے نہین جلتے - مگر آمین کہنے سے پس تم بھی اُن کے جلانے کے لئے آمین زور سے کہو - انتہی - اب جو لوگ آمین بالجہر سے چڑتے ہین - گو وہ یہودی نہون مگر ایک خصلت اونکی اونمین ہے اسلئے ہمکو بھی واجب ہے کہ مطابق حکم آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فاکثروا من قول آمین کے آمین زیادہ زور سے کہین

(۸) بخاری شریف کی واضح حدیث یہ ہے امّن ابن الزبیر ومن وراءہ حتی کان للمسجد للجۃ (ترجمہ) آمین کہا ابن زبیر نے اور جو لوگ کہ اُن کے پیچھے تھے یہانتک آمین کا آوازہ ہوا کہ مسجد گونج گئی - انتہی +

الحمد للہ یہانتک ہمنے آمین بالجہر کا ثبوت دیا - اور خدا کا شکر ہے کہ ہم اپنے مقصد مین کامیاب اترے - مگر آخری گذارش یہ ہے کہ جو صاحب ہماری مضمون آمین بالجہر کا رد کرنا چاہین - تو ہماری پیش کردہ احادیث و اقوال کو ضعیف ٹھہرانے تبلائین - جب ہی وہ رد ہمارے مضمون کا مقصود ہوگا +

× فاتحہ مین جو درخواستین ہین - اُن کے لئے تو آمین استجابت مگر خود دعا بھی ہے ایڈیٹر

فتاوی

س نمبر ۳۰۲: - مرد بدست خود جبکی پیسکر آٹا گہا دو تو کچھ ہرج تو نہیں کے سنتے ہیں- بہادری میں فرق آتا ہے۔

س نمبر ۳۰۳: - آپ مفصل تعداد ان اہلحدیثوں کی کہ جو باوز بلند آمین شریک جماعت ہو کر کہتے ہیں- شہر آرہ- اور امرتسر اور دہلی کی بتلا سکتے ہیں کہ کسقدر ان تین شہروں میں اہلحدیث ہیں +

س نمبر ۳۰۴: - مدرسہ احمدیہ فنڈ کو جو ڈاکٹر آگئی نہ کرائی پر سراے ضلع پٹنہ قائم ہے اُس میں مسلمانوں کی لاانتہا رقم اسوقت جمع ہو سکتی ہو یا نہیں اور اسکے امین آپکے بزریکہ امانت دار ہیں یا کیا؟

س نمبر ۳۰۵: - مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب غازیپوری اور امین صاحب- آپ صاحبان کی عدم موجودگی میں اور کوئی صاحب اخبار اور کانفرنس کا کام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

س نمبر ۳۰۶: جلسہ مدرسہ احمدیہ آرہ جو اگلی سال دہلی ہوگا- اس میں کون کونسے معاملات سوچ رکھے ہیں یا نہیں؟ حافظ محمود علی از انبہیاری

ج نمبر ۳۰۲: - شرعی ممانعت تو کوئی نہیں

ج نمبر ۳۰۳: - اہلحدیثوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکتی لا یعلم جنود ربک الا ھو

ج نمبر ۳۰۴: - ڈاکٹر آگئی نہ کرائے پر سرائے میں جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب امین ہیں- گو وہ مدرسہ احمدیہ فنڈ کے نہیں ہیں بلکہ وہ اہلحدیث کانفرنس کے ہیں- اُن کی دیانت اور امانت میں مجھکو شک نہیں

ج نمبر ۳۰۵: - ہماری عدم موجودگی میں ہمارے نائب کام کر سکتے ہیں- ممبران کانفرنس کی فہرست بھی کسیوقت شائع کیجائیگی +

ج نمبر ۳۰۶: - مدرسہ احمدیہ کا جلسہ امسال دہلی میں ہونا مجھے معلوم نہیں کس نے تجویز کیا ہے- مہتمم صاحب مدرسہ کو بھی اسکی خبر نہوگی غالباً آپ مدرسہ احمدیہ اور اہلحدیث کانفرنس کو ایک ہی جانتے ہیں یہ غلطی ہے +

آپکی یہ تجویز نہایت معقول اور عمدہ ہے کہ طاعون کے دفعیہ کیلئے لوگ اعمال صالحہ کریں- یتیموں اور بیوہوں کی خبر گیری کریں- زناکاری چھوڑ دیں- خدا آپکو اس تجویز کا نیک اجر دیوے اور لوگوں کو توفیق عمل بخشے- ۲ کے ٹکٹ آپکے پہنچے جو غریب فنڈ میں ڈالے گئے +

س نمبر ۳۰۷: - امامت مسجد تنخواہ مقرر پر جائز ہے یا نہیں (راقم خود معلوم کی)

ج نمبر ۳۰۷: - تنخواہ مقررہ پر امامت کرانا جائز ہے جبکے معنے یہ سمجھے جائیں گے کہ نماز تو خدا کا فرض ہے- مگر پابندی سے خاص مسجد میں وقت مقررہ پر حاضری یہ تو او سپر خدائی فرض نہیں اسکا عوض تنخواہ ہے- پس کوئی قباحت نہیں حدیث میں آیا ہے صحابہ نے اپنے امام کو چندہ کر کے کپڑا بنا دیا تہا- ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- موذن اُس شخص کو مقرر کیجو- جو اپنی اذان پر مزدوری نہ لے- یہی صورت مذکورہ کے جو از کی مخالف نہیں- کیونکہ اس میں بھی اگر ناپسند یگی ہے- تو اذان کی اُجرت لینے پر ہے مگر ہمنے پہلے بتلا دیا ہے- کہ صورت مذکورہ میں امام نماز کی تنخواہ نہیں لیتا- بلکہ اُس پابندی کی لیتا ہے جو فرض خداوندی سے زائد ہے + اگر کوئی صاحب اسکے خلاف رائے رکھتے ہوں- تو اطلاع بخشیں-

س نمبر ۳۰۸: - موت طاعون شہادت ہست یا نے؟

س نمبر ۳۰۹: - اعتقاد یہ مسئلہ جبر و قدر کہ چہ نوع مے باید دانست؟

ج نمبر ۳۰۸: - موت طاعونی کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے- کہ ایک قسم کی شہادت ہے +

ج نمبر ۳۰۹: - مذہب اہل حق بین الجبر والقدر ہی ہے یعنی خدا کے علم میں سب کچھ ہی بندہ باختیار عطیہ الٰہی خود کاسب ہے +

س نمبر ۳۱۰: - پہلی صدیوں پر مجدد کون کون سے ہوئے ہیں- اس صدی کے کون ہیں؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۱: - مجددوں کی تعیین کوئی امر شرعی نہیں- ہر عالم خادم دین جو توحید و سنت کی اشاعت کرے وہ مجدد ہے خواہ ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گاؤں میں ہو- مگر اعتقادات اور اعمال وہی سکھائے جو اصل دین میں ہیں نہ کہ اپنے اختراعی اور ایجادی کہ کبھی رسول بنے کبھی نبی کبھی خدا کا بیٹا کبھی خدا- اس صدی کے مجددوں کو بھی اسی نشان سے پہچان لو +

س نمبر ۳۱۲: - سحر استمداد جنیات کو کہتے ہیں یا اسکی حقیقت کچھ اور ہے؟ راقم ایضاً

ج نمبر ۳۱۲: - سحر کلمات خبیثہ کے اثر سے بھی ہوتا ہے- اور جنیات کے اثر سے بھی +

اہلحدیث کا مذہب: - زود فہمی کے سائل کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۳ر

عبد الحکیم خان کو جواب

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جناب مولوی محمد جمال صاحب امرتسری کی بیوی (برادرزادی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی) فوت ہوگئی ہین مولوی صاحب موصوف جنازہ غائب کی درخواست کرتے ہین۔

مرزا صاحب قادیانی کو مدت کی بندش کے بعد الہام ہوا۔ "الیس بی الخبز" (خبر ندارد۔ کیا گولائی ہے)

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب (سابق مرید مرزا) کو الہام ہوا ہے کہ ۴ جولائی سے ۱۴ ماہ کے اندر مرزا صاحب اس جہان سے کوچ کر جائینگے۔ (حقیقت میں یہ الہام مرزا صاحب کی تائید مین ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر بہشتی مقبرہ کی وصیت کر چکے ہین۔ آئندہ دیدہ باید)

ہز میجسٹی امیر کابل ۱۷ جون کو قندہار سے چلکر ۱ ماہ حال کو ہرات پہنچے + **قندہار** سے ہرات ۴۰۰ میل دور ہے امیر صاحب نے اس سفر مین اوسطاً ۱۷ میل روزانہ طے کئے +

آنریبل مسٹر گوکہلے کو بمبئی لیجسلیٹو کونسل کے غیر سرکاری ممبروں نے حضور وائسرائے کی کونسل واضعانِ آئین و قوانین کا ممبر مکرر منتخب کیا +

مسٹر مارلے (وزیر ہند) نے ایک سوال کے جواب مین کہا کہ لالہ لاجپت رائے اور اجیت سنگہ کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ کہ وہ اگر چاہین تو وائسرائے کے پاس اپنی عرضی بھیج سکتے ہین۔ چنانچہ لالہ لاجپت رائے نے ایک عرضی وائسرائے کے پاس بھیجی ہے مگر مسٹر مارلے نے اسکا مضمون بتانے سے انکار کیا (غالباً یہ لکہا ہوگا کہ مین گورنمنٹ کا وفادار ہون۔ میری نسبت بغاوت کا خیال غلط ہو)

امام یمن نے ذیل کی شرطین حضور سلطانی مین پیش کی ہین جن سے فتنہ و فساد کی آگ جو اس ملک مین شعلہ زن ہو رہی ہے فرو ہو سکتی ہے۔ (۱) یمن کے سرکاری دفاتر مین ترکی زبان کی جگہ عربی زبان کا استعمال کیا جائے۔ مگر اس سے وہ خط و کتابت مستثنیٰ ہے جو باب عالی اور یمن کے درمیان ہوتی ہے (۲) ٹیکس لگانے اور دیگر انتظامی احکام جاری کرنے مین شریعت اسلامی کا لحاظ کیا جائے (۳) یمن کے حکام عدالت یمن سے انتخاب کئے جائیں اور ان کے انتخاب کرنے اور معزول کرنے کا اختیار خود امام کے ہاتھ [illegible]

دیا جائے۔ مگر باب عالی کو بحیثیت قوت حاکمہ کے ان تمام معاملات میں نگرانی رکھنے کا حق حاصل ہو۔ (۴) امام مکہ کو جو اختیارات اور حقوق حاصل ہیں وہ تمام اختیارات اور حقوق امام یمن کو بھی عطا کئے جائیں۔ (۵) باب عالی یمن کے لئے گورنر مقرر کرے مگر شرط یہ ہے کہ وہ انصاف پرست ہو اور اگر اس سے کوئی ظلم وقوع میں آئے تو امام براہ راست جلالت مآب سلطان کی خدمت میں شکایت پیش کرے۔ اس صورت میں باب عالی کی طرف سے ایک کمیشن تحقیقات مقرر ہو۔ اور اگر گورنر کی زیادتی ثابت ہو تو وہ اپنے عہدہ سے معزول کیا جائے۔ (۶) امام کی خط و کتابت باب عالی سے براہ راست ہو اور کوئی ترکی افسر درمیان میں حائل نہ ہو۔ (۷) باب عالی یمن میں علوم مذہبی اور علوم مفیدہ کی تعلیم کے لئے مدارس جاری کرنے اور آبپاشی اور زراعت وغیرہ مفید عام امور کی بنیاد ڈالنے کی ذمہ داری کرے (۸) امام یمن باب عالی کو سونے۔ تانبے۔ لوہے اور پتھر کے کوئلے کی کانوں کی تلاش کرانے میں مدد دیگا۔ جس سے دولت عثمانیہ کو بمقابلہ ان ٹیکسوں اور محصولوں کے جو اب جاری ہیں بیحد فائدہ ہوگا۔ باب عالی اس امر کی ذمہ داری کرے کہ ان کانوں کی آمدنی میں سے دس فیصدی آمدنی امام کو عطا کرے۔ ان شرائط کے خاتمہ پر امام نے لکہا ہے کہ اگر باب عالی ان شرائط کو منظور کرے تو اس بات کی ذمہ داری کا حق کہ یہ شرطیں پوری کی جائینگی کسی ایسی سلطنت کو ہونا چاہئے جو یمن اور ممالک عثمانیہ کے معاملات سے الگ تھلگ اور بے واسطہ ہو۔ مصری اور ترکی اخبارات نے تا شرائط کی تائید کی ہے مگر اخیر امر سے مخالفت کی ہے۔ واقعی یہ بھی قابل مخالفت

ایران کا تازہ اخبار "وطن" لکہتا ہے کہ طہران دار السلطنت ایران میں عنقریب صنعت و حرفت کی تعلیم کے لئے ایک عالیشان مدرسہ قائم کیا جائیگا۔ حال میں اس غرض کے لئے ایک لاٹری ڈالی گئی ہے۔

اخبار مظفری لکہتا ہے کہ رشت (ایران) میں ایک مدرسہ ریشم کے کیڑوں کی پرورش کا طریقہ سکہانے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

فرمانروائے کوریا نے اپنے معزول ہونے اور ولیعہد کو حکومت سپرد کرنے کا اعلان کیا ہے اور سیئول (دار الحکومت کوریا) کے باشندوں نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اگر جاپان نے اُن کے آقا کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو وہ اپنے ملک کی حمایت میں خون کے آخری قطرہ بہانے کے لئے تیار ہیں۔

ٹرکی نے امریکہ کے ایک کارخانہ کو دو بڑے زرہ پوش جنگی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ (بیداری اور ترقی کے آثار ہیں)

حافظ محمد صاحب کلانوری کے والد انتقال کر گئے حافظ صاحب جنازہ غائب کے خواستگار ہیں

قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت قیمت ۸ر
اسلام اور برٹش لا۔ انگریزی اور اسلامی قانون کا مقابلہ قیمت ۴ر

(نوٹ) ہر جگہ مہیا ہے کسی ایجنٹ سے طلب کرو

(نوٹ) ایک دفعہ ضرور آزمائیں

ایک قیمتی رائے

جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل اپنے نامی پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء کالم اول میں ہماری مومیائی کی بابت فرماتے ہیں

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے ۔ خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء)

بلا مبالغہ یہ مومیائی ہر قسم کی کمزوری، درد کمر، دمہ، ابتدائی سل و دق، ضعف دماغ وغیرہ کے واسطے اکسیر ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون اور مقوی باہ ہے ۔ ذائقہ خوشگوار ۔ بوڑھے بچے جوان ہر ایک استعمال کر سکتا ہے ۔ قیمت فی چھٹانک ۸ ۔ آدھ پاؤ ۱ محصولڈاک

برقی سٹ اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن طلاء کی ہے جس کو استعمال سے صرف بارہ گھنٹے میں نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاء کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں مضبوطی پیدا ہو جاتی ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے غرض یہ سٹ نامردی کا مکمل علاج ہے

قیمت ... محصولڈاک (...)

(پتہ) مینیجر دی میڈیلین ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ترجمۃ القرآن اردو

اعلیٰ قسم کا ترجمہ ۔ نہایت سلیس اور با محاورہ مگر مستند ۔ کیونکہ یہ ایک خاص شخص کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ۔ شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبد القادر صاحب کے مشہور عالم ترجموں کو نہایت سلیس عبارت میں با محاورہ کر دیا ہے ۔ اختلاف مذاہب کا پورا لحاظ رکھا ہے ۔ کسی خاص رائے کی تائید نہیں کی گئی ۔ اور یہ ترجمہ مولوی نجم الدین صاحب مصنف سیرۃ الشافی وغیرہ کے ہاتھ سے انجام کو پہنچا ہے ۔ ہر ایک شخص اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔

تقطیع حمائل کے طور پر نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر خوشخط چھپا ہے ۔

آیات کے نمبر قارئین کی سہولت کے خیال سے صفحوں کی کناروں پر لکھے ہیں اور صفحوں کے سر پر سورۃ کا نام اور نمبر واضح حروف میں لکھا ہے ۔

فہرست مضامین کامل حروف تہجی کی ترتیب پر آخر میں شامل ہے جس سے ہر مضمون سے خواہ قصص سے متعلق ہو یا احکام سے ۔ عقائد سے متعلق ہو یا ارکان سے باسانی پوری پوری واقفیت حاصل ہو سکتی ہے کسی دیندار اور متقی مسلمان یا حق پسند کو اس کے بغیر نہیں رہنا چاہیے ۔

عربی متن کے بغیر چھپا ہے کیونکہ ترجمہ کی ضرورت اکثر انہیں اشخاص کو پڑتی ہے جو عربی سے ناواقف ہوتے ہیں اسلئے ان کے لئے عربی متن کی ضرورت نہیں تلاوت کے لئے قرآن شریف کے نسخے ارزاں مل سکتے ہیں ۔ متن کی بغیر ترجمہ حاشیہ ... کہ کتاب چھوٹی ہو گی باسانی ساتھ رکھ سکیں گے ۔ تحریر واضح ہو گی ۔ جو شخص کے لئے ... گذشتہ زمانے میں ضروری تھیں اب جیسا چاہا ... قرآن شریف کا متن ... مسلمانوں ... ترجمہ مسلمانوں کو بھی ... کہ قرآن شریف عربی کے ... سکتا ہے ۔

قیمت ... کی جلد سنہری حروف ... فقط تین روپے علاوہ محصولڈاک

نجوم الفرقان

یہ کتاب اپنے طرز کی نرالی ہے ہر ایک صاحب جو تلاوت قرآن شریف میں سرگرم اور اس کے مطالب و احکام کی تفتیش و جستجو میں مشغول ہے اس کے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ یہ نجوم نہایت کامل و جامع ہے ۔ قرآن شریف کے جملہ الفاظ بلا قید حروف تہجی اپنے اپنے ماخذ کے نیچے جمع کئے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ان تمام سورتوں اور آیتوں کا حوالہ جہاں جہاں وہ الفاظ واقع ہوئے ہیں بقید نمبر کے دیا ہے ۔ اس سے ہر ایک شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے ۔ اگر آپ کو کسی خاص متعلق کل تعلیمات و احکام قرآنی کو معلوم کرنا ہے تو اس کے ذریعہ سے ہفتوں اور مہینوں کا کام گھنٹوں اور منٹوں میں ہو سکتا ہے ۔ اگر آپ کسی خاص آیت کی تلاش میں ہیں جس کا صرف ایک لفظ یاد رہ گیا ہے ۔ اس نجوم کو ذریعہ سے وہ آیت منٹوں میں بلا کسی دماغ سوزی کے بغیر مل سکتی ہے ۔ ماخذ دریافت کرنا عربی صرف و نحو سے ناواقف شخص کے لئے مشکل ہے مگر اس میں ایسے جامع قواعد بتا دئے ہیں کہ اس سے ہر ایک شخص تھوڑے سے مطالعہ کے بعد باسانی ماخذ نکال سکتا ہے ۔ زیادہ یہ ہے کہ اس نجوم کے حوالہ جات نمبر سورۃ و نمبر آیات کے لحاظ سے دئے گئے ہیں جو سب قرآن شریف کے نسخوں میں ... نہیں ... ایک جدول ... جس کے ذریعہ سے آیت کا نمبر معلوم ہو سکتا ہے ... اور کسی قسم کی دقت آیت کی تلاش میں واقع نہیں ہو ... اعلیٰ قسم کی حمائل جس کی طرز بالکل نئی قسم کی ہے یعنی جملہ الفاظ ... علیحدہ علیحدہ بڑی صفائی کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں ... حاشیہ میں ... طبع ہو رہا ہے نمونہ کا ورق درخواست کرنے پر مل سکتا ہے ... اس حمائل کے ساتھ اس نجوم کے استعمال میں اور بھی آسانی ہوتی ہے ۔ یہ نجوم قریباً سات سو صفحوں پر ختم ہوئی ہے ۔ تقطیع جیبی کرم کی جلد سنہری نام ۔ کاغذ ولایتی ... چھپائی عمدہ ۔

قیمت چار روپیہ ۔ باقی مطبوعات کی مفصل فہرست درخواست آنے پر مل سکتی ہے

مینیجر فیض بخش پریس ۔ فیروزپور شہر